الجامعة البنورية العالمية
دار الافتاء والقضاء
متصل سائٹ تھانہ - پی او بکس نمبر ۱۰۶۹۸ کراچی پاکستان
ای میل: darulifta@gmail.com ویب سائٹ: www.jamiabinoria.net فون: 2560300-2560400 فیکس: 2564586

MODE: **Regular**

Name	: **Hamad**	Serial No	: **13088**
Address	: **Rawalpindi**	Date	: **8/11/2011**
Subject	: **JAIZ-NAJAIZ**	Contact No	:
Writer	: شاہنواز	Email	:

AOA!
mae aik sarkari mehakmay may officer hn. hmaray mehkmay may officer ko zaati mulazim rkhnay ki saholat di gai hia. lakin aam tor p baishtar officers ny zaati mulazim rkhnay ki bjaey fake mulazim ki registration krai hoi hia (aksar un logon k ilm may b nahi k unk naam ki rgstrn krai gai hia)or us registered mulazim k leay milnay wali tankha zaati masraf may latay hian. hmaray mehkmay k ullema ka khyal hai k ismay koi qubahat ni q k idaray k sarbrah smaait sb ko maloom hia k sb aisa he kr rahay hian, or ye k ye aik procedural ghalti hia.
kuch logon ki raey hia k agr fake registration krai jaey or milnay wali tankha ko zaati masraf may lanay ki bjaey aisay kaamo'n k leay istmal kia jaey jo k zaati mulazim sy leay ja skta hian to ye jaiz hai.
meray sawal ye hian k
1. kya fake registration kra k ye tankha zaati masraf may lana jaiz hia?
2. register honay walay ko is bat ka ilm na hna k usk naam sy registraion krai gai hai kaisa hai?
3. or agr ye jaiz hai k fake registration kr k uski tankha aisay kamo'n may istmal ki jaey jo mulazim sy kraey jatay hian, to kya ye rqam mazduri (mistri, mechanic, darzi wghera) k leay b istmal ki ja skti hai?
JazakAllah

میں ایک سرکاری محکمے میں افسر ہوں۔ ہمارے محکمے میں افسر کو ذاتی ملازم رکھنے کی سہولت دی گئی ہے۔
لیکن عام طور پہ بیشتر افسران نے ذاتی ملازم رکھنے کی بجائے جعلی ملازم کی رجسٹریشن کرائی ہوئی ہے
(اکثر ان لوگوں کے علم میں بھی نہیں کہ ان کے نام کی رجسٹریشن کرائی گئی ہے) اور اس رجسٹرڈ ملازم
کیلئے ملنے والی تنخواہ ذاتی مصرف میں لاتے ہیں ہمارے محکمے کے علماء کا خیال ہے کہ اس میں کوئی
قباحت نہیں کیونکہ ادارے کے سربراہ سمیت سب کو معلوم ہے کہ سب ایسا ہی کر رہے ہیں
اور یہ کہ یہ ایک طریقہ کار کی غلطی ہے۔ کچھ لوگوں کی رائے ہے کہ اگر جعلی رجسٹریشن کرائی جائے
اور ملنے والی تنخواہ کو ذاتی مصرف میں لانے کی بجائے ایسے کاموں کیلئے استعمال کیا جائے
جو کہ ذاتی ملازم سے لیئے جا سکتے ہیں تو یہ جائز ہے۔ میرے سوال یہ ہیں کہ!
۱- کیا جعلی رجسٹریشن کرا کے یہ تنخواہ ذاتی مصرف میں لانا جائز ہے؟
۲- رجسٹر ہونے والے کو اس بات کا علم نہ ہونا کہ اس کے نام سے رجسٹریشن کرائی گئی ہے کیسا ہے؟
۳- اور اگر یہ جائز ہے کہ جعلی رجسٹریشن کر کے اسکی تنخواہ ایسے کاموں میں استعمال کی جائے
جو ملازم سے کرائے جاتے ہیں تو کیا یہ رقم مزدوری (مستری، مکینک، درزی وغیرہ) کیلئے بھی
استعمال کی جا سکتی ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

اگر گورنمنٹ کے قانون میں مذکور طرزِ عمل کی گنجائش یا اجازت صراحۃً مذکور ہو تب تو سائل اور اسکے دیگر
ساتھیوں کے مذکور طریقہ کار میں قباحت نہیں۔ اور اگر اس کی صراحۃً اجازت نہ ہو جو یقیناً نہیں ہے تو ایسی
صورت میں یہ جھوٹ اور دھوکہ دہی پر مبنی ہونے کی وجہ سے ناجائز و حرام ہے اس طریقہ سے حاصل کی
(جاری ہے.....)

گئی رقم کا اپنے استعمال میں لانا جائز نہیں بلکہ اس طرح سے حاصل کی گئی تمام رقم کا متعلقہ ادارے کے اکاؤنٹ میں واپس لوٹانا لازم ہے۔ اسلئے ان تمام افسران پر لازم ہے کہ اس طرح کی جعلی رجسٹریشن کرواکر پیسے بٹورنے والے مذکورہ طرزِ عمل سے احتراز کریں۔

کما روی عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فی حدیث طویل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و ایاکم والکذب فان الکذب یھدی الی الفجور وان الفجور یھدی الی النار وما یزال الرجل یکذب ویتحری الکذب حتی یکتب عند اللہ کذابا متفق علیہ۔ (مشکوۃ المصابیح ص ۴۱۲)۔

وفی المرقاۃ: تحت (قولہ فلیس منا) روی الترمذی الجملۃ الاخیرۃ بلفظ: "من غش فلیس منا" ورواہ الطبرانی فی الکبیر، وابو نعیم فی الحلیۃ عن ابن مسعود بلفظ "من غشنا فلیس منا والمکر والخداع فی النار۔ (ج ۶ ص ۸۴)۔

وفی الشامیۃ: والحاصل انہ ان علم ارباب الاموال وجب ردہ علیھم والا فان علم عین الحرام لا یحل لہ ویتصدق بہ بنیۃ صاحبہ۔ (ج ۵ ص ۹۹)

واللہ تعالی اعلم

شاہ نواز عباس عفی عنہ

دارالافتاء جامعہ بنوریہ کراچی ۱۲/۲۶

۲۶ ذیقعدہ ۱۴۳۲ھ

الجواب صحیح

[illegible]

دار الافتاء جامعہ بنوریہ

۲۷ ذوالقعدہ ۱۴۳۲ھ

نائب رئیس دار الافتاء جامعہ بنوریہ العالمیہ

الجواب صحیح

عبداللہ شوکت [illegible]

دار الافتاء جامعہ بنوریہ

۲۸ ذوالقعدہ ۱۴۳۲ھ

رئیس دار الافتاء جامعہ بنوریہ العالمیہ

دار الافتاء ۱۳۰۸۸ ۱۴۳۲/۱۲/۶ جامعہ بنوریہ العالمیہ

[illegible]

3/11/11